© rasailojaraid.com

دینے کا حق نہ دیں۔ شیعہ مکتب فکر میں ہر عالم فتویٰ دینے کا اہل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں اس قسم کی شوریدہ فکری کے مظاہرے کم ملتے ہیں۔ ہمارے علما آج کے جدید ذہن کے فکری مسائل سے اپنے آپ کو آگاہ رکھنا ضروری نہیں سمجھتے اور یہی وجہ ہے کہ دونوں کے درمیان ایک خاص قسم کا بعد پیدا ہو رہا ہے۔ اس بعد کو ختم کرنے کے لیے علما کو پہل کرنی چاہیے اور اس پہل کے لیے ان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ماضی کے خول سے نکالیں۔ یہی آج کے عصر کا تقاضا ہے۔ کاش! آج کوئی شاہ ولی اللہ، کوئی مولانا عبید اللہ سندھی، کوئی مولانا محمود الحسن، کوئی مولانا مفتی محمود بن کر نئے حالات سے آگاہی حاصل کر لے۔

اخوکم فی الاسلام

(مولوی) عبد العالی، ایم اے

ماشوگگر، پشاور

(۳)

06-9-2004

واجب الاحترام حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پشاور یونیورسٹی کے کلیہ مطالعات اسلامیہ وشرقیہ کے افتاء سیل کے مرابط کی حیثیت سے حضرت مولانا عبد العالی کا خط منسلک کر رہا ہوں۔ اس خط میں انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف ہماری توجہ مبذول فرمائی ہے۔ اپنے افتاء سیل کے سامنے صورت مسئلہ رکھنے کے بجائے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کی وقیع رائے حاصل کر لوں۔

اگر آپ کا جواب ۲۰ ستمبر ۲۰۰۴ تک موصول ہو جائے تو میں بے حد شکر گزار رہوں گا، کیونکہ انہی دنوں ہم اپنے افتاء سیل کا اجلاس بلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بے حد احترامات کے ساتھ

ڈاکٹر قبلہ ایاز

(پروفیسر مطالعات سیرت/ڈین کلیہ علوم اسلامیہ وشرقیہ

شیخ زاید اسلامک سنٹر کیمپس، پشاور یونیورسٹی)

(۴)

باسمہ سبحانہ

محترمی ڈاکٹر قبلہ ایاز صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی؟

نوازش نامہ موصول ہوا۔ مجھے مولانا عبدالعالی صاحب کی رائے سے اصولی طور پر اتفاق ہے مگر میرے نزدیک فتویٰ کے غیر ضروری استعمال کو روکنے کے لیے فتویٰ ہی کو بطور ہتھیار استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ فکری اور علمی مباحثہ کی باتیں ہیں اور انہیں اسی دائرہ میں رہنا چاہیے۔ میرے خیال میں کالر اور ٹائی کا تعلق مذہب یا اس کی علامات سے نہیں بلکہ موسمی ضروریات سے ہے۔ سرد علاقوں کے لوگ گلے کو بند رکھنے کے لیے ٹائی کا استعمال کرتے ہیں اور کالر اس کی ضروریات میں سے ہے۔ لباس کے بارے میں قرآن کریم نے ا۔ زینت، ۲۔ ستر، اور ۳۔ موسمی ضروریات کو اس کے مقاصد میں شمار کیا ہے اور فقہاء کرام نے کفار کی مذہبی علامات وشعائر کے ساتھ مشابہت کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ ان حدود کے اندر کوئی سا لباس ہو، اسے ممنوع قرار نہیں دیا جانا چاہیے اور اس حوالہ سے کوئی فیصلہ کرتے وقت علاقائی اور موسمی تقاضوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

احباب سے سلام مسنون۔ شکریہ!

والسلام

ابو عمار زاہد الراشدی

۲۰۰۴/۹/۱۲

(۵)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ میں نے لاہور کی مختلف مساجد میں ایسی صفیں دیکھی ہیں جن میں قدموں کی جگہ اسم محمد ﷺ دیکھنے میں آتا ہے۔ ان صفوں پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ نیز علم ہونے کی بنا پر ان صفوں کا بنانا اور ان کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

الجواب باسم الملک الوھاب:

ایک مخصوص لادین، بد مذہب گروپ اس سلسلے میں آج کل بہت سرگرم عمل ہے۔ کبھی جوتوں کے تلوے اور کبھی کپڑوں پر پرنٹ اور اب صفوں پر قدموں کی جگہ پر آیات، اسماء حسنیٰ، اسماء النبی وغیرہ پرنٹ کرنے کی مکروہ جرات کرتا رہتا ہے۔ عوام اور بالخصوص علماء کرام پر لازم ہے کہ ان کو روکا جائے۔ سوال میں دیا گیا نقشہ جامعہ اشرفیہ کے علماء کرام ومفتیان عظام نے بغور دیکھا ہے تو سب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا کہ یہ واضح طور پر اسم ''محمد'' ﷺ پڑھا جا رہا ہے،

© rasailojaraid.com